تاہم جیسا کہ الجزائر کی مثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ایک روایتی شعبے (سکول) میں کام بند ہوا تو مذہبی حلقوں کو دوسرے شعبوں میں سرگرم ہونے کا موقع مل گیا۔ ان حلقوں میں معذور، دیہاتی علاقوں کی نوجوان عورتیں اور کوڑھی وغیرہ شامل ہے۔ اس طرح ان شعبوں میں غریب غربا کے ساتھ ایوانجلیکل محبت کا اظہار زیادہ زور دار طریقے سے ہو رہا ہے۔

جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جاچکا ہے۔ موجودہ سلسلے کو تبدیل کرنے کے لیے مکالے کے محض سرکاری بیانات کافی نہیں ہیں بلکہ اس کے لیے ہمیں انسانی اور روحانی مکالمے کے وسیع ترین تجربات سے رجوع کرنا ہوگا۔

اپنے وطن کی سرزمین سے بہت دور کسی بین الاقوامی سمپوزیم میں شرکت آخری تجزیے میں کوئی ٹھوس توقع فراہم نہیں کرتی لیکن خود اپنے علاقے میں دوسری قوم کے افراد کے ساتھ انسانی اور روحانی شراکت کے مضبوط تعلق کی بنیاد پر رہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ دونوں قوموں کے درمیان ایک پل کی طرح مستقل رابطہ قائم کر رہے ہیں۔

یہ روابط اس وقت کسی حد تک کم یاب ہیں لیکن جتنے بھی ہیں یہ الجزائر ALGIERS میں "باسلیکا آف آورلیڈی آف افریقہ" BASILACA OF OUR LADY OF AFRICA کی طرح امید کی ایک کرن ہیں۔ باسلیکا واحد چرچ ہے جہاں بہت سے مسلمان (خصوصاً خواتین) روزانہ دعا میں شریک ہوتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ

میک (MECC) کی علاقے کی صورت حال کے بارے میں پانچ قراردادیں

مڈل ایسٹ کونسل آف چرچز کی پانچویں جنرل اسمبلی کا اجلاس 22 سے 28 جنوری 1990ء تک قبرص کے دارالحکومت نکوسیا میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں دو سو مندوبین، مہمان، مبصرین اور عملے کے افراد شریک ہوئے۔ اس کی تاریخی اہمیت کا پتہ اس سے چلتا تھا کہ اکثر وفود کی قیادت چرچوں کے سربراہوں نے کی۔ کئی صدیوں میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کانفرنس تھی۔ جنرل اسمبلی کی کارروائی میں مختلف چرچوں اور اکومینیکل تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی اور انہوں نے خیر مقدمی کلمات، محبت اور یکجہتی کے جذبات کا اظہار کیا۔ اہم ترین وفود میں ڈبلیو سی سی کے جنرل سیکریٹری کے نمائندے اور عیسائی اتحاد کے فروغ کی پاپائی کونسل کا ایک وفد شامل تھا۔ جو اپنے ساتھ عزت مآب پوپ جان پال دوئم کا ایک خط لایا۔

میک (ایم ای سی سی) کی پانچویں جنرل اسمبلی کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ کیتھولک چرچ نے چرچوں کے حلقے میں "چوتھے خاندان" کے طور پر شمولیت اختیار کرلی۔

مشرق وسطیٰ میں عیسائی جن مختلف مصائب کا شکار ہیں، اور علاقے میں جہاں کہیں امن اور انصاف کو خطرہ درپیش ہے۔ جنرل اسمبلی نے ان کا تفصیلی جائزہ لیا اور مندرجہ ذیل پانچ قراردادیں منظور کیں۔

فلسطین کے بارے میں قرارداد

پانچویں جنرل اسمبلی اپنے خیالات اور دعائیں فلسطینی عوام کی جانب موڑتی ہے وہ جن مصائب میں مبتلا ہیں اور انتفاضہ کی تحریک آزادی، انصاف اور وقار کی خاطر جو جنگ لڑ رہی ہے ان سے یکجہتی کا اظہار کرتی ہے اسمبلی باضابطہ اعلان کرتی ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے اتحاد کی اپیل کو اس ذمہ داری سے الگ نہیں کیا جاسکتا جو ان پر انصاف اور مفاہمت پر مبنی امن قائم کرنے کے سلسلے میں عائد ہوتی ہے۔ اسمبلی ایک ایسے جامع تصفیے کے دائرے میں جس سے اس علاقے کے عوام لوگوں اور قوموں کے لیے امن اور تحفظ کی ضمانت ہو، فلسطینی عوام کے حق خودارادیت اور اپنے وطن کی سرزمین پر ایک آزاد ریاست قائم کرنے کے حق میں اپنی حمایت کا اعادہ کرتی ہے۔ اسمبلی علاقے اور دنیا بھر کی حکومتوں اور عوام پر زور دیتی ہے کہ وہ ان حقوق کی بحالی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

اسمبلی کی نظر میں یروشلم سب کی مشترکہ روحانی زیارت گاہ اور تمام مذاہب کے مابین ملاپ اور ہم آہنگی کی علامت ہے اور یہ بات زور دے کر کہتی ہے کہ اس شہر کا مقدر مقدس سرزمین کے عیسائیوں کے پیغام اور ان کی گواہی (کو اپنانے) میں پنہاں ہے۔ اسمبلی کو امید ہے کہ اس سرزمین میں جسے یسوع مسیح کی زندگی اور ان کی مذہبی خدمات نے تقدس بخشا، بالآخر انصاف اور امن بحال ہوگا۔ چنانچہ وہ تین بڑے وحدانی مذاہب کے پیروؤں کے مابین مکالمے کے فروغ کا مطالبہ کرتی ہے۔ اسمبلی ان تمام یہودیوں کو سلام کرتی ہے جو فلسطینیوں کے انسانی اور قومی حقوق کی حمایت کرتے ہیں اور امن کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اسمبلی دنیا میں تمام چرچوں پر زور دیتی ہے کہ وہ اس تنازعہ کے پائیدار اور ٹھوس حل کی کوششوں میں شریک ہوں۔ اس سلسلے میں اسمبلی (ایم ای سی سی) کی ان کارروائیوں کا خاص طور پر ذکر کرتی ہے جو وہ اس مقدس سرزمین میں امن کے قیام، عبادت اور عمل میں عیسائی یکجہتی کے لیے انجام دے رہی ہے۔

لبنان کے بارے میں قرارداد

پانچویں جنرل اسمبلی لبنانی عوام کے ساتھ اپنی یگانگت کا اعادہ کرتی ہے جو ان پر مسلط کیے

جانے والے تشدد کے نتیجے میں گذشتہ پندرہ سالوں سے مصائب کا شکار چلے آرہے ہیں۔ اسمبلی لبنانی عوام کے ان مطالبات کی حمایت کرتی ہے۔

1) تشدد کے ذریعے لبنان کے مسائل حل کرنے کی مخالفت اور ایک جامع قومی مصالحت کے حصول کے لیے تمام لبنانیوں کے مابین مکالمے کا فروغ۔

2) بین الاقوامی تسلیم شدہ سرحدوں کے اندر لبنانی اتحاد کی توثیق اور لبنان کی تقسیم یا اس کے کسی علاقے کے الحاق کی مخالفت۔

3) ریاستی اختیارات کے ذریعے لبنان کے تمام علاقے پر اس کا مکمل اقتدار اعلیٰ کا حصول۔

4) تمام بے خانماں افراد کی اپنے گھروں کو واپسی اور لبنان کے تمام دھڑوں کے درمیان تاریخی روابط کی بحالی۔

5) عیسائی مسلم بقائے باہمی کے طریقے کا تحفظ جس نے لبنان کو ایک منفرد مقام عطا کیا اور عرب دنیا میں اس کے کردار اور پوری دنیا میں اس کی ثقافت اور اہمیت کو متعین کیا۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے جنرل اسمبلی اپنے تمام ممبر چرچوں سے درخواست کرتی ہے کہ وہ لبنان کے لیے ہفتہ دعا منا کر اس کے چرچوں کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اظہار کریں اور عرب ریاستوں کے صدور اور بین الاقوامی برادری کے ارکان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ لبنان میں امن اور اس کی قوت کی بحالی میں مدد دینے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

ایران اور عراق کے بارے میں قرارداد

پانچویں جنرل اسمبلی اپنے اس عہد کی تجدید کرتی ہے کہ تباہ کن جنگ کے بعد ایران اور عراق کے درمیان امن مستحکم ہونا چاہیے اور وہ دوسروں کے ساتھ اس مطالبے میں شریک ہے کہ تمام جنگی قیدی رہا کیے جائیں اور انہیں اپنے گھر واپس جانے کی اجازت دی جائے۔ اسمبلی دونوں متعلقہ حکومتوں پر زور دیتی ہے کہ وہ جنگ سے پیدا شدہ تمام مسائل سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 598 اور 8 اگست 1988ء کے معاہدات کی روشنی میں حل کریں۔ اسمبلی ان تمام کوششوں کی تائید کرتی ہے جن سے دونوں ملکوں کے درمیان انصاف اور باہمی احترام پر مبنی امن اور ہمسائیگی کے تعلقات کے قیام میں مدد مل سکے۔

سوڈان کے بارے میں قرارداد

جنرل اسمبلی نے سوڈان میں تبدیلیوں کا گہری تشویش کے ساتھ جائزہ لیا ہے اسے سوڈان

کونسل آف چرچز کے ساتھ رابطے کا اعزاز حاصل ہے۔ جس کے جنرل سیکریٹری اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہیں۔ خانہ جنگی نے نہ صرف انسانی مصائب کو جنم دیا ہے بلکہ اس سے آبادی اور پناہ گزینوں کی وسیع پیمانے پر بے دخلی اور محاصروں اور ناکہ بندیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ نتیجہ یہ کہ علاقے میں خوفناک قحط پیدا ہوگیا ہے۔ بنا بریں سول آبادی کی مشکلات کم کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر مسلسل انسانی امداد کی ضرورت ہے۔ تاہم اس وقت سب سے اہم مسئلہ خود اس خانہ جنگی پر قابو پانا ہے۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ فوراً جنگ بندی کی جائے اور دونوں متحارب فریق بامقصد مذاکرات شروع کرنے پر رضامند ہوجائیں۔

جنرل اسمبلی نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ سوڈان کونسل آف چرچز اپنے اکومینکل شرکائے کار کے تعاون سے اس مقصد کے لیے انتھک کام کررہی ہے۔ میک (ایم ای سی سی) سوڈانی چرچز کو اس ضمن میں ان کی خواہش اور مرضی کے مطابق ہر طرح کی مدد دینے کو تیار ہے۔ خصوصاً مشرق وسطیٰ کے تناظر میں سوڈان میں نسلی، مذہبی اور بین الاقوامی میدانوں میں نہایت اہم تبدیلیاں داؤ پر لگی ہوئی ہیں۔ مسائل ومشکلات کو ملک کے تمام باشندوں کے مفاد میں حل کرنے کے لیے ان تبدیلیوں کو ٹھیک ٹھیک سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

اسمبلی، سوڈان کے چرچ اور اس کے عوام کے ساتھ اپنی دعاؤں اور سرگرم یکجہتی کے اظہار کا اعادہ کرتی ہے۔

قبرص کے بارے میں قرارداد

پانچویں جنرل اسمبلی میں میک (ایم ای سی سی) نے اس تاریخی اجلاس کے انعقاد کے سلسلے جس میزبانی اور گرم جوش مہمان نوازی کا مظاہرہ کیا ہے پانچویں جنرل اسمبلی اس پر قبرص کے عوام اس کے چرچ اور عزت مآب صدر جارج وسیلیو اور آرک بشپ کریسوسٹوموس کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

اسمبلی کے موضوع "امن کے بندھن میں اتحاد کی روح کو قائم رکھو" کی بحث نے ہمیں اس جزیرے کے "المیہ تقسیم کی یاددلائی۔ ہم علاقائی سالمیت اتحاد اور قبرص کی آزادی کی حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مذاکرات کے لیے متعلقہ فریقین کو یکجا کرنے کی اپنی کوششیں جاری رکھے تاکہ جزیرہ دوبارہ متحد ہوجائے۔

ایسی عالمی فضا سے حوصلہ پاکر جس میں دیواریں گرائی جارہی ہیں اور عوام کو دوبارہ متحد کیاجارہا ہے ہم چرچوں اور ان قوموں سے جو قبرص کے مسئلے پر اثرانداز ہونے کی پوزیشن میں ہیں

پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلے کے منصفانہ حل کے لیے اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں۔
ہم قبرص کے عوام اور چرچ کو اپنی مسلسل دعاؤں اور یکجہتی کا یقین دلاتے ہیں اور اپنی طرف سے ہر ایسے اقدام کی پیشکش کرتے ہیں جس سے اس جزیرے کے اتحاد اور امن کا حصول آسان ہوسکے۔

نتیجہ

آخر میں ہم اجتماعی طور پر اس سرزمین کی طرف دیکھتے ہیں جسے پیغمبروں کے پیغامات نے مقدس بنایا اور مسیح کے خون نے پروان چڑھایا۔ انصاف اور امن کی تلاش میں جو زخم بھی لگتا ہے ہم اس کی ٹیس محسوس کرتے ہیں اور یکجہتی کو قائم کرنے کی ہر جدوجہد کی گہری حمایت کرتے ہیں۔ ہمارے اندر جو خدا کی عظمت ہے وہ زخمی دلوں کی تسکین اور قید روحوں کی رہائی سے لاتعلق رہ کر آشکارا نہیں ہوسکتی۔ روح کا اتحاد جس کا ہم ان دنوں مطالبہ کر رہے ہیں امن کے بندھن سے برقرار رہے گا اور تمام انسانوں کے لیے نجات اور آزادی کے پیغام کا کام دے گا۔

اومان

عیسائی مشنوں کی ترقی

اومان میں (جو اس وقت مسقط اور اومان کے نام سے معروف تھا) پہلے مشنری کے ریکارڈ کا پتہ ایک کتبے سے چلا ہے جو مسقط کے جنوب میں ایک الگ تھلگ کھاڑی کے ویران گورستان میں پایا گیا اس علاقے میں کچھ عرصہ پہلے تک صرف کشتی کے ذریعے پہنچا جاسکتا تھا۔
کتبے کی تحریر میں لکھا ہے "تھامس فرنچ ڈی ڈی کی محبت بھری یاد میں وفات پائی 14 مئی 1891ء لاہور کا پہلا بشپ اور مسقط کے لیے پہلا مشنری "65 سال کی عمر میں بشپ فرنچ ریٹائرڈ ہوگیا تو اس نے اپنے کام کے لیے تازہ میدان کے طور پر جزیرہ نمائے عرب کا انتخاب کیا۔ وہ 8 فروری 1891ء کو مسقط کے ساحل پر پہنچا۔ اسے برٹش قونصلیٹ میں رہائش کی پیش کش کی گئی لیکن اس نے غلیظ ترین ماحول میں رہنے کا انتظام کیا۔ وہ اکثر کافی ہاؤسوں میں اور گلی کے کونوں پر ہر اس شخص کو جو سننے کے لیے تیار ہوتا بائبل سناتا۔ اس نے کبھی حوصلہ شکنی محسوس نہیں کی۔ تاہم اپنی تبلیغ کے جواب میں کسی ردعمل کے فقدان پر ایک دفعہ اس نے یوں رائے زنی کی "میں